Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت بارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 4

ماں جی

Urdu Class 12 Lesson 4: Maa Ji (Qudratullah Shahab)

ماں جی • قدرت اللہ شہاب • خلاصہ • کردار نگاری • تذکیر و تانیث

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

سبق 4: ماں جی

Urdu Class 12 Lesson 4: Maa Ji (Qudratullah Shahab)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت بارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے چوتھے سبق 'ماں جی' پر مبنی ہیں، جس کے مصنف قدرت اللہ شہاب ہیں۔ اس تحریر میں مصنف نے اپنی والدہ کی سادہ، قناعت پسند اور اللہ پر بھروسا کرنے والی زندگی کو نہایت دل نشیں انداز میں بیان کیا ہے۔ ماں جی کا بچپن، لائل پور کی طرف پیدل ہجرت، عبداللہ صاحب سے شادی، گیارہ پیسوں کا واقعہ اور زندگی کے دکھ سکھ، سب ایک ایسے کردار کی تصویر بناتے ہیں جو قاری کے دل میں اتر جاتا ہے۔

ان نوٹس میں مصنف کا تعارف، سبق کا حصہ وار خلاصہ، ماں جی کے کردار کی خصوصیات، سماجی اور روحانی پہلو، مرکزی خیال، مشکل الفاظ کے معنی، تذکیر و تانیث کے قواعد، اور امتحان کے لیے مختصر و تفصیلی سوالات اور MCQs شامل ہیں۔ تمام مواد Freebooks.pk نے اپنے الفاظ میں لکھا ہے۔

تدریسی مقاصد

- افسانوی تحریر کی صنف اور اس کی بنیادی خصوصیات کو سمجھنا۔
- تحریر کے اہم کرداروں اور ان کی خصوصیات کا تجزیہ کرنا۔
- تحریر میں بیان کردہ معاشرتی اور اخلاقی اقدار کی شناخت کرنا۔
- اسلوبِ بیان اور واقعاتی ترتیب کو سمجھنا۔
- والدین، بالخصوص ماں کے احترام اور خدمت کا جذبہ پیدا کرنا۔

مصنف کا تعارف

قدرت اللہ شہاب (1917ء–1986ء) گلگت میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم گلگت اور جموں و کشمیر میں حاصل کی، پھر لاہور آکر گورنمنٹ کالج لاہور سے انگریزی میں ایم اے کیا۔

1941ء میں انھوں نے انڈین سول سروس (آئی سی ایس) کا مقابلے کا امتحان امتیازی حیثیت سے پاس کیا۔ وہ ریاست جموں و کشمیر سے تعلق رکھنے والے پہلے مسلمان تھے جنھیں یہ اعزاز ملا۔ قیامِ پاکستان کے بعد وہ پاکستان آ گئے اور کئی اہم انتظامی عہدوں پر فائز رہے۔

وہ سیکرٹری جنرل حکومتِ آزاد کشمیر، ڈپٹی کمشنر جھنگ، ڈائریکٹر انڈسٹریز پنجاب، سیکرٹری اطلاعات اور سیکرٹری تعلیم رہے، اور گورنر جنرل ملک غلام محمد، سکندر مرزا اور صدر ایوب خان کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہے۔ وہ ہالینڈ میں پاکستان کے

سفیر رہے اور یونیسکو میں بھی ذمہ داریاں ادا کیں۔ پاکستان رائٹرز گلڈ کے قیام میں بھی انھوں نے اہم کردار ادا کیا۔

ان کی ادبی زندگی کا آغاز افسانہ نگاری سے ہوا؛ پہلا افسانہ 'چندراوتی' 1938ء میں شائع ہوا۔ ان کی نمایاں تخلیقات میں 'یا خدا'، 'نفسانے'، 'ماں جی'، 'سرخ فیتہ' اور 'شہاب نامہ' شامل ہیں۔ 'شہاب نامہ' ان کی خود نوشت سوانح عمری ہے جس نے انھیں غیر معمولی شہرت دی۔ ان کی نثر سادہ، رواں اور عام فہم ہے، اور ان کے اسلوب میں سنجیدگی کے ساتھ فکری پختگی اور روحانی جھکاؤ نمایاں ہے۔

تذکیر و تانیث (قواعد)

مذکر

وہ اسم جو نر کے لیے استعمال ہو، جیسے سسر، لڑکا، کتا، بیٹا۔

مؤنث

وہ اسم جو مادہ کے لیے استعمال ہو، جیسے ساس، لڑکی، بیٹی۔

حقیقی تذکیر و تانیث

انسانوں اور جان داروں کی تذکیر و تانیث، جن میں نر اور مادہ کا فرق حقیقت میں موجود ہو، جیسے مرد/عورت، گھوڑا/گھوڑی۔

غیر حقیقی تذکیر و تانیث

بے جان چیزوں کی تذکیر و تانیث، جس کا تعین نر یا مادہ سے نہیں بلکہ اہلِ زبان کے محاورے سے ہوتا ہے، جیسے لباس اور رومال مذکر، حویلی اور کرسی مؤنث۔ پہچان کا آسان طریقہ: فعل اور صفت کا استعمال دیکھیں ('اخبار آیا'، 'ریاست بنی')۔

مشق کے الفاظ (جملوں میں)

سورج (مذکر): سورج مشرق سے نکلتا ہے۔ مٹی (مؤنث): بارش کے بعد مٹی کی خوشبو اچھی لگتی ہے۔ شہر (مذکر): لاہور ایک تاریخی شہر ہے۔ ریاست (مؤنث): ریاست اپنے شہریوں کی محافظ ہوتی ہے۔ اخبار (مذکر): آج کا اخبار دیر سے آیا۔ اردو (مؤنث): اردو ہماری قومی زبان ہے۔ چاند (مذکر): چودھویں کا چاند پورا ہوتا ہے۔

سبق سے غیر حقیقی تذکیر و تانیث

مذکر: دفتر، جوتا، چراغ، تیل، میلہ، گاؤں، قافلہ، مکان۔ مؤنث: نہر، زمین، کالونی، منڈی، عید، انگوٹھی، چپل، عینک، مسجد، تسبیح، جائے نماز، چٹنی، چائے، روٹی، چارپائی۔

Free notes: freebooks.pk

سبق کا تعارف

'ماں جی' قدرت اللہ شہاب کی وہ تحریر ہے جس میں انھوں نے اپنی والدہ کی زندگی کی کہانی سنائی ہے۔ درسی کتاب اسے افسانوی تحریر کے طور پر پڑھاتی ہے کیونکہ اس میں واقعات، کردار، مکالمے اور منظر نگاری افسانے کی طرح ترتیب سے آتے ہیں، مگر اس کی بنیاد حقیقی زندگی ہے۔

تحریر کا مرکزی کردار ماں جی ہیں: ایک غریب کسان گھرانے کی بیٹی، جو ساری عمر سادگی، قناعت، صبر اور اللہ پر توکل کی مثال بنی رہیں۔ دوسرے اہم کردار نانا جی اور عبداللہ صاحب (مصنف کے والد) ہیں۔ مصنف کا اسلوب سادہ اور رواں ہے، اور ہلکے مزاح کے ساتھ گہرا درد اور عقیدت تحریر میں ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔

حصہ وار خلاصہ

ماں جی کا بچپن اور آبائی گاؤں

ماں جی کی پیدائش کا صحیح سال معلوم نہیں۔ جب لائل پور کی نہری کالونی آباد ہو رہی تھی تو ان کی عمر دس بارہ سال تھی۔ ان کا آبائی گاؤں ضلع انبالہ کی تحصیل روپڑ کا گاؤں نیلہ تھا۔ ان کے والدین کی چند ایکڑ زمین نہر کی کھدائی میں آ گئی؛ نانا جی معاوضے کی تلاش میں دو تین بار شہر گئے مگر دفتر کا پتا نہ چلا، آخر صبر کر کے نہر کی کھدائی پر مزدوری کرنے لگے۔

لائل پور کی طرف پیدل سفر

خبر ملی کہ لائل پور کی نئی کالونی میں آباد کاروں کو مفت زمین مل رہی ہے، تو نانا جی بیوی، دو بیٹوں اور ایک بیٹی (ماں جی) کو لے کر پیدل روانہ ہو گئے۔ راستے میں محنت مزدوری کر کے پیٹ پالتے؛ نانی چرخہ کاتتیں اور ماں جی ان کا ہاتھ بٹاتیں۔ ڈیڑھ دو مہینے کے سفر کے بعد جڑانوالہ پہنچے، جہاں نانا جی غلہ منڈی میں بوریاں اٹھاتے اور ماں جی گھر سنبھالتیں۔

پہلی عیدی اور ماں جی کا سامان

بقر عید پر نانا جی نے ماں جی کو تین آنے عیدی دی۔ ماں جی نے یہ پیسے سنبھال کر رکھے اور بعد میں ان سے مسجد کے چراغ کے لیے تیل خریدا۔ ساری عمر ان کا سامان بہت مختصر رہا: تین جوڑے کپڑے، ایک جوڑا جوتا، ربڑ کی چپل، ایک عینک، فیروزے کے تین چھوٹے نگینوں والی انگوٹھی، ایک جائے نماز، ایک تسبیح، اور باقی سب 'اللہ اللہ'۔

سادگی اور قناعت

کھانے پینے میں ماں جی بے حد سادہ تھیں؛ سادہ روٹی، دال یا چٹنی ان کی پسندیدہ غذا تھی، البتہ چائے شوق سے پیتی تھیں۔ انھوں نے کبھی کسی سے کچھ نہیں مانگا اور نہ کسی کو اپنا محتاج بنایا۔ وہ اپنی اولاد کو کبھی 'میرا بیٹا' یا 'میری بیٹی' کہہ کر اپنی ملکیت نہیں جتاتیں بلکہ انھیں اللہ کا مال کہتیں۔

Free notes: freebooks.pk

عبداللہ صاحب کی کہانی

عبداللہ صاحب امیر گھرانے کے تھے مگر بچپن میں یتیم ہو گئے۔ وظیفوں کے سہارے پڑھے، میٹرک میں ریکارڈ قائم کیا اور سرسید احمد خان کی دعوت پر علی گڑھ گئے، جہاں انیس برس کی عمر میں بی اے کر کے لیکچرر بن گئے۔ سرسید نے انھیں آئی سی ایس کے لیے انگلستان بھیجنے کا وظیفہ دلوایا، مگر والدہ نے سمندر پار جانے سے منع کیا تو انھوں نے وظیفہ واپس کر دیا۔ سرسید سخت ناراض ہوئے اور انھیں علی گڑھ سے نکال دیا؛ بعد میں وہ گلگت کی گورنری پر فائز ہوئے۔

منگنی، میلہ اور گیارہ پیسے

ماں جی کی منگنی عبداللہ صاحب سے ہوئی اور طے ہوا کہ شادی کے بعد وہ دلہن کو گلگت لے جائیں گے۔ منگنی کے بعد گاؤں کے میلے میں ماں جی کی سہیلیوں نے عبداللہ صاحب سے پیسے مانگے؛ اصرار پر ماں جی نے صرف گیارہ پیسے لیے تاکہ جمعرات کو مسجد کے چراغ میں تیل ڈال سکیں۔ ساری زندگی ان کی سب سے بڑی ‘فرمائش’ یہی گیارہ پیسے رہی۔

دکھ اور صبر

ماں جی خود کو بہت خوش نصیب سمجھتیں، مگر ان کی زندگی میں بڑے دکھ بھی آئے: دو بیٹیاں شادی کے بعد فوت ہو گئیں اور سب سے بڑا بیٹا جوانی میں انگلستان جا کر وہیں رہ گیا۔ وہ زبان سے کہتیں کہ اللہ کا مال تھا، اللہ نے لے لیا، مگر تنہائی میں چھپ چھپ کر روتیں۔

عبداللہ صاحب کی وفات اور آخری حصہ

عبداللہ صاحب کی وفات کے دن وہ ہنسی مذاق کر رہے تھے اور ماں جی سے کہا کہ شادی سے پہلے میلے میں تم نے گیارہ پیسے لیے تھے، کیا انھیں واپس کرنے کا وقت نہیں آیا؟ اسی دن ان کا انتقال ہو گیا۔ ماں جی نے صبر سے بچوں کو تسلی دی کہ رونے سے ان کی روح کو تکلیف ہوگی۔ مصنف کہتا ہے کہ ماں جی جاتے جاتے اولاد کے لیے سوالیہ نشان چھوڑ گئیں: ان کے نام پر گیارہ پیسے سے زیادہ خیرات کرنا ان کی سادگی کے خلاف لگتا ہے، اور ان کی یاد میں رونا ان کی روح کو دکھ دینے جیسا مگر نہ رونا بس سے باہر ہے۔

مرکزی خیال

اس سبق کا مرکزی خیال ماں جی کی سادگی، قناعت، صبر اور اللہ پر کامل بھروسا ہے۔ غربت، ہجرت، محنت، اولاد کی جدائی اور شوہر کی وفات جیسے امتحانوں میں بھی انھوں نے نہ شکوہ کیا نہ کسی سے کچھ مانگا۔ گیارہ پیسوں کا واقعہ ان کی پوری شخصیت کی علامت ہے: کم سے کم پر راضی رہنا اور جو ملے اسے اللہ کی راہ میں لگانا۔ مصنف یہ پیغام دیتا ہے کہ حقیقی عظمت دولت میں نہیں بلکہ سادگی، اخلاص اور توکل میں ہے، اور ماں کی محبت و خدمت انسان کا بہترین سرمایہ ہے۔

Free notes: freebooks.pk

اہم الفاظ کے معنی

بار
لائل پور، جھنگ اور سرگودھا وغیرہ کا وہ علاقہ جو نہریں نکلنے سے پہلے بنجر تھا اور عرفِ عام میں 'بار' کہلاتا تھا۔

آباد کار
نئی زمین پر جا کر بسنے اور کاشت کرنے والے لوگ۔

جوق در جوق
گروہ در گروہ، بڑی تعداد میں۔

معاوضہ
کسی نقصان یا چیز کے بدلے ملنے والی رقم۔

کنبہ
خاندان، گھر کے افراد۔

قناعت
جو کچھ ملے اس پر راضی رہنا۔

توکل
اللہ پر بھروسا کرنا۔

عیدی
عید کے موقع پر بڑوں کی طرف سے دی جانے والی رقم یا تحفہ۔

فیروزہ
نیلے رنگ کا ایک قیمتی پتھر۔

جائے نماز
نماز پڑھنے کا مصلیٰ۔

یتیم
جس کا باپ فوت ہو گیا ہو۔

وظیفہ
تعلیم کے لیے ملنے والی مالی امداد۔

Free notes: freebooks.pk

ولایت
یہاں مراد انگلستان (پرانے دور میں یورپ / انگلستان کو ولایت کہا جاتا تھا)۔

بھاگوان
خوش نصیب؛ پرانے پنجابی گھروں میں شوہر بیوی کو پیار سے یوں پکارتے تھے۔

خیرات
اللہ کی راہ میں دیا جانے والا مال۔

ضبط
اپنے جذبات کو قابو میں رکھنا۔

خاکہ
ماں جی کی زندگی کے مراحل: یہ خاکہ سبق 'ماں جی' میں بیان کی گئی زندگی کے اہم مراحل اور ان سے ظاہر ہونے والی خوبیوں کو ترتیب سے دکھاتا ہے۔

ماں جی کی زندگی کے مراحل



مختصر سوالات و جوابات

‘بار’ کے علاقے سے کیا مراد ہے؟

لائل پور، جھنگ اور سرگودھا وغیرہ کا علاقہ جسے عرفِ عام میں ‘بار’ کہا جاتا تھا۔

ماں جی کے اسباب میں کیا کیا چیزیں شامل تھیں؟

تین جوڑے کپڑے، ایک جوڑا جوتا، ربڑ کی چپل، ایک عینک، فیروزے کے تین نگینوں والی انگوٹھی، ایک جائے نماز اور ایک تسبیح۔

عبداللہ صاحب اپنی دلہن کو کہاں لے گئے؟

گلگت، جہاں وہ گورنری کے عہدے پر فائز تھے۔

سرسید احمد خان کس بات پر عبداللہ صاحب سے خفا ہوئے؟

اس بات پر کہ انھوں نے والدہ کے منع کرنے پر آئی سی ایس کے لیے انگلستان جانے کا وظیفہ واپس کر دیا۔

freebooks.pk

ماں جی کو میلہ دیکھنے کے لیے کتنے پیسے ملے تھے؟
گیارہ پیسے، جو انھوں نے جمعرات کو مسجد کے چراغ میں تیل ڈالنے کے لیے مانگے تھے۔

ماں جی کا آبائی گاؤں کون سا تھا؟
ضلع انبالہ کی تحصیل روپڑ کا گاؤں نیلہ۔

نانا جی کی زمین کا کیا ہوا؟
نہر کی کھدائی میں آ گئی؛ معاوضہ نہ ملا تو وہ نہر پر مزدوری کرنے لگے۔

نانا جی کا قافلہ کہاں کے لیے روانہ ہوا اور کیوں؟
لائل پور کے لیے، کیونکہ وہاں نئی کالونی میں آبادکاروں کو مفت زمین مل رہی تھی۔

ماں جی اپنی اولاد کو کیا کہتی تھیں؟
وہ انھیں کبھی ‘میرے بیٹے’ یا ‘میری بیٹی’ نہیں کہتیں بلکہ اللہ کا مال کہتی تھیں۔

وفات کے دن عبداللہ صاحب نے ماں جی سے کیا مذاق کیا؟
پوچھا کہ شادی سے پہلے میلے میں دیے ہوئے گیارہ پیسے واپس کرنے کا وقت نہیں آیا؟

حقیقی اور غیر حقیقی تذکیر و تانیث میں کیا فرق ہے؟
حقیقی جان داروں کی ہوتی ہے جہاں نر و مادہ کا فرق ہو؛ غیر حقیقی بے جان چیزوں کی جو اہلِ زبان کے محاورے سے طے ہوتی ہے۔

سبق سے غیر حقیقی تذکیر و تانیث کی چار مثالیں دیں۔
مسجد (مؤنث)، چراغ (مذکر)، انگوٹھی (مؤنث)، میلہ (مذکر)۔

تفصیلی سوالات و جوابات

سبق ‘ماں جی’ کا خلاصہ تحریر کریں۔

بچپن اور ہجرت

ماں جی ضلع انبالہ کے گاؤں نیلہ کے ایک غریب کسان کی بیٹی تھیں۔ زمین نہر میں آ گئی تو خاندان پیدل لائل پور کی طرف چلا، راستے میں مزدوری کی اور جڑانوالہ میں محنت سے گزارا کیا۔

سادگی کی زندگی

پہلی عیدی کے تین آنے سے مسجد کے چراغ کا تیل خریدا۔ ان کا سامان چند کپڑوں، جائے نماز اور تسبیح پر مشتمل رہا؛ نہ کسی سے کچھ مانگا نہ اولاد کو اپنی ملکیت سمجھا۔

Free notes: freebooks.pk

شادی

ان کی شادی عبداللہ صاحب سے ہوئی جو سرسید کے شاگرد رہ چکے تھے اور ماں کی خاطر انگلستان کا وظیفہ ٹھکرا کر گلگت کے گورنر بنے۔ میلے میں ماں جی نے ان سے صرف گیارہ پیسے لیے۔

دکھ اور انجام

بیٹیوں کی وفات، بیٹے کی جدائی اور شوہر کی موت کو انھوں نے صبر سے سہا۔ ان کی یاد اولاد کے لیے ایک سوالیہ نشان ہے کہ ان جیسی سادہ ہستی کا حق کیسے ادا کیا جائے۔

کیا قدرت اللہ شہاب کی تحریر ‘ماں جی’ میں سماجی اور روحانی پہلو نمایاں ہیں؟ تبصرہ کریں۔

سماجی پہلو: غربت اور ہجرت

تحریر بیسویں صدی کے آغاز کے پنجاب کی تصویر ہے: نہری کالونیوں کی آبادکاری، معاوضے کے لیے دفتروں کے چکر، غریب کسانوں کی پیدل ہجرت اور مزدوری کی زندگی۔

سماجی پہلو: تعلیم اور خاندان

عبداللہ صاحب کا وظیفوں سے پڑھنا، سرسید کی تحریک اور علی گڑھ کا ماحول، رشتوں کا طریقہ اور ماں کی بات کو قوم پر ترجیح دینا اس دور کی معاشرتی اقدار دکھاتے ہیں۔

روحانی پہلو

ماں جی کی قناعت، توکل، شکر اور صبر تحریر کی روح ہیں۔ اولاد کو اللہ کا مال سمجھنا اور جمعرات کو مسجد کے چراغ کے لیے تیل دینا ان کے روحانی مزاج کی علامتیں ہیں۔

نتیجہ

یوں تحریر ایک فرد کی کہانی ہوتے ہوئے پورے معاشرے کی تصویر بھی ہے، اور سادگی و اخلاص کا روحانی پیغام بھی دیتی ہے۔ اس لیے کہا جا سکتا ہے کہ اس میں دونوں پہلو نمایاں ہیں۔

سبق کی روشنی میں درج ذیل جملوں کی وضاحت کریں۔

‘اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو... اللہ کا مال کہا کرتی تھیں۔’

ماں جی اولاد کو اپنی ملکیت نہیں بلکہ اللہ کی امانت سمجھتی تھیں۔ اسی سوچ نے انھیں اولاد کی جدائی اور موت کے صدمے میں بھی صبر کی طاقت دی۔

Free notes: freebooks.pk

‘بھاگوان! شادی سے پہلے میلے میں... واپس کرنے کا وقت نہیں آیا؟’

عبداللہ صاحب نے وفات کے دن ہنسی میں گیارہ پیسوں کا ذکر کیا۔ یہ جملہ میاں بیوی کی محبت، ماں جی کی قناعت کی یاد اور زندگی کے آخری لمحے کی اداسی کو ایک ساتھ ظاہر کرتا ہے۔

‘اگر رویا جائے تو ڈر لگتا ہے... ضبط نہیں ہوتا۔’

مصنف کی کشمکش یہ ہے کہ ماں جی رونے کو روح کے لیے تکلیف دہ سمجھتی تھیں، اس لیے رونے سے ڈر لگتا ہے؛ مگر ماں کی جدائی کا غم ایسا ہے کہ آنسو روکنا ممکن نہیں۔

ان جملوں سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

تینوں جملے ماں جی کی شخصیت (توکل، قناعت، صبر) اور ان سے اولاد کی گہری محبت کو ظاہر کرتے ہیں۔

ماں جی کے کردار کی نمایاں خصوصیات بیان کریں اور سیاق و سباق کے حوالے سے ان کے کھانے پینے سے متعلق اقتباس کی وضاحت کریں۔

سادگی اور قناعت

ماں جی نے ساری عمر نہایت مختصر سامان میں گزاری؛ ان کی سب سے بڑی فرمائش گیارہ پیسے تھی۔

کھانے پینے کا اقتباس

سبق کے اس حصے میں مصنف بتاتا ہے کہ ماں جی کھانے پینے میں بھی بے حد سادہ اور غریب مزاج تھیں؛ معمولی روٹی اور سادہ سالن یا چٹنی پر خوش رہتیں۔ یہ بات ان کی پوری شخصیت سے ہم آہنگ ہے: وہ اپنی ذات پر کم سے کم خرچ کرتیں اور دوسروں کا زیادہ خیال رکھتیں۔

صبر اور توکل

اولاد کی موت اور جدائی پر زبان سے شکوہ نہ کیا؛ اللہ کا مال اللہ کے حوالے کیا۔

خودداری اور دین داری

کبھی کسی سے کچھ نہ مانگا؛ پہلی عیدی سے آخر عمر تک مسجد کے چراغ کا خیال رکھا۔

معروضی سوالات (MCQs)

نانا جی دو تین بار شہر تلاش میں گئے: (الف) نوکری کی (ب) کاروبار کی (ج) زمین کی (د) معاوضے کی

درست جواب: (د) معاوضے کی۔ نہر میں آئی زمین کے معاوضے کی تلاش میں۔

نانا جی نے بقر عید پر ماں جی کو عیدی دی: (الف) گیارہ پیسے (ب) بارہ پیسے (ج) دو آنے (د) تین آنے

درست جواب: (د) تین آنے۔ ماں جی کی پہلی عیدی تین آنے تھی۔

Free notes: freebooks.pk

نانا جی اپنی بیوی، دو بیٹوں اور ایک بیٹی کا کنبہ لے کر روانہ ہوئے: (الف) فیروز پور (ب) لائل پور (ج) انبالہ (د) گلگت

درست جواب: (ب) لائل پور۔ لائل پور کی نئی کالونی میں مفت زمین مل رہی تھی۔

عبداللہ صاحب کو ولایت جانے سے منع کیا: (الف) والدہ نے (ب) والد نے (ج) ماں جی نے (د) نانا جی نے

درست جواب: (الف) والدہ نے۔ والدہ سمندر پار جانے کے خلاف تھیں۔

تحریر 'ماں جی' کے تخلیق کار کا نام ہے: (الف) اشفاق احمد (ب) قدرت اللہ شہاب (ج) ممتاز مفتی (د) بانو قدسیہ

درست جواب: (ب) قدرت اللہ شہاب۔ سبق کے مصنف قدرت اللہ شہاب ہیں۔

ماں جی کا آبائی گاؤں تھا: (الف) نیلہ (ب) روپڑ (ج) جڑانوالہ (د) انبالہ

درست جواب: (الف) نیلہ۔ نیلہ، تحصیل روپڑ، ضلع انبالہ۔

میلے میں ماں جی نے عبداللہ صاحب سے لیے: (الف) ایک روپیہ (ب) گیارہ پیسے (ج) تین آنے (د) پانچ روپے

درست جواب: (ب) گیارہ پیسے۔ گیارہ پیسے، مسجد کے چراغ کے تیل کے لیے۔

ماں جی گیارہ پیسے کس کام کے لیے لیتی تھیں؟ (الف) مٹھائی کے لیے (ب) مسجد کے چراغ میں تیل کے لیے (ج) کپڑوں کے لیے (د) عیدی کے لیے

درست جواب: (ب) مسجد کے چراغ میں تیل کے لیے۔ جمعرات کو مسجد میں تیل ڈالنے کے لیے۔

سرسید نے عبداللہ صاحب کو وظیفہ دلوایا تھا: (الف) ایم اے کے لیے (ب) آئی سی ایس کے لیے (ج) حج کے لیے (د) طب کے لیے

درست جواب: (ب) آئی سی ایس کے لیے۔ انگلستان جا کر آئی سی ایس کا امتحان دینے کے لیے۔

'شہاب نامہ' ہے قدرت اللہ شہاب کی: (الف) ناول (ب) خود نوشت سوانح عمری (ج) افسانوی مجموعہ (د) سفرنامہ

درست جواب: (ب) خود نوشت سوانح عمری۔ درسی کتاب کے تعارف کے مطابق۔

'اخبار' ہے: (الف) مذکر (ب) مؤنث (ج) دونوں (د) کوئی نہیں

درست جواب: (الف) مذکر۔ اخبار آیا، اخبار چھپا۔

بے جان چیزوں کی تذکیر و تانیث کہلاتی ہے: (الف) حقیقی (ب) غیر حقیقی (ج) سالم (د) مکسر

درست جواب: (ب) غیر حقیقی۔ یہ اہلِ زبان کے محاورے سے طے ہوتی ہے۔

Free notes: freebooks.pk

تیز نظر ثانی خلاصہ

- مصنف: قدرت اللہ شہاب (1917ء–1986ء)، گلگت؛ 1941ء آئی سی ایس؛ کتب: یا خدا، نفسانے، ماں جی، سرخ فیتہ، شہاب نامہ (خود نوشت)۔
- گاؤں: نیلہ (تحصیل روپڑ، ضلع انبالہ)؛ زمین نہر میں؛ معاوضہ نہ ملا؛ لائل پور کی طرف پیدل ہجرت؛ جڑانوالہ۔
- علامتیں: تین آنے کی عیدی، گیارہ پیسے، جمعرات کو مسجد کا چراغ، اولاد 'اللہ کا مال'۔
- عبداللہ صاحب: یتیم، وظیفوں سے تعلیم، علی گڑھ، والدہ کی خاطر ولایت کا وظیفہ واپس، سرسید کی ناراضی، گلگت کی گورنری۔
- دکھ: دو بیٹیوں کی وفات، بڑے بیٹے کی انگلستان میں سکونت، شوہر کی وفات؛ صبر و ضبط۔
- قواعد: حقیقی تذکیر و تانیث (جان دار)، غیر حقیقی (بے جان، محاورے سے): اخبار، شہر، سورج، چاند مذکر؛ مٹی، ریاست، اردو مؤنث۔

امتحانی نکات

- خلاصے میں چار حصے رکھیں: بچپن و ہجرت، سادگی، شادی، دکھ اور انجام۔
- 'سماجی اور روحانی پہلو' والے سوال میں دونوں پہلوؤں کے الگ عنوان بنا کر مثالیں دیں۔
- گیارہ پیسے، تین آنے اور جمعرات کے چراغ جیسی تفصیلات MCQs میں آتی ہیں؛ انھیں یاد رکھیں۔
- تذکیر و تانیث کے جملے بناتے وقت فعل اور صفت سے جنس واضح کریں (اخبار آیا، ریاست بنی)۔
- سبق سے غیر حقیقی تذکیر و تانیث کی کم از کم آٹھ مثالیں تیار رکھیں۔

حقائق کی وضاحت

سبق میں عبداللہ صاحب سے مراد مصنف کے والد ہیں، اور 'ماں جی' مصنف کی اپنی والدہ ہیں؛ اسی لیے یہ تحریر حقیقی زندگی پر مبنی ہے اگرچہ درسی کتاب اسے افسانوی انداز کی تحریر کے طور پر پڑھاتی ہے۔

لائل پور کا موجودہ نام فیصل آباد ہے۔

Free notes: freebooks.pk